

وبائی امراض

سے بچاؤ کی دس نصیحتیں

مؤلف

عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر

مترجم

أبو سعید شعیب المدنی

(فاضل مدینہ یونیورسٹی، مدیر تعلیم معہد البیان)

المدینہ اسلامک ریسرچ سینٹر

جامع مسجد سعد بن ابی وقاص، نزد نثار شہید پارک وگذری پولیس اسٹیشن ڈیفنس فیز 4 کراچی۔

وبائی امراض سے بچاؤ کی دس نصیحتیں

مقدمہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو لاچار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے، اور ستم رسیدہ کی مدد کرتا ہے جب وہ اسے بلند آواز سے پکارتا ہے، اور وہ برائی کو ہٹاتا اور تکلیفوں کو دور فرماتا ہے، اسی کے ذکر سے دل زندہ رہتے ہیں، اسی کے حکم سے معاملات وجود میں آتے ہیں، اسی کی رحمت سے کسی ناپسندیدہ چیز سے چھٹکارا ملتا ہے، اسی کی حفاظت سے ہر چیز کو حفاظت ملتی ہے، اسی کے آسان کرنے سے امیدیں حاصل ہوتی ہیں، اور اسی کی اطاعت کی بدولت سعادت حاصل ہوتی ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی تمام جہانوں کا رب ہے، اگلے اور پچھلے سب کا رب ہے اور وہی آسمانوں اور زمینوں کو قائم رکھنے والا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جناب محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں واضح کتاب اور سیدھے و معتدل راستے کے ساتھ مبعوث کیا گیا۔(صلى الله عليه وعلى آله وصحبه أجمعين)

امابعد:

ان دنوں کرونا نام کی ایک بیماری سے لوگ بہت زیادہ خوفزدہ ہیں، اسی مناسبت

سے یاددہانی کے طور پر یہ مفید نصیحتیں پیش خدمت ہیں۔

اللہ سے ہماری یہ دعا ہے کہ وہ ہم سے اور دنیا بھر کے تمام مسلمانوں سے ہر مصیبت و آزمائش اور اِس سختی و بیماری کی شدت کو دور فرمادے، اور اس طرح ہماری مدد فرمائے جس طرح اپنے نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ یقیناً وہی اس کا نگران ہے اور وہی اس پر قادر ہے۔

① پہلی نصیحت: مصیبت نازل ہونے سے پہلے کی دعا کا اہتمام کرنا

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شام کے وقت تین مرتبہ یہ پڑھ لے:

﴿ بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾

ترجمہ: ''اللہ کے نام کے ساتھ (میں پناہ مانگتا ہوں)، جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''[1]

تو صبح تک اُسے کوئی بھی اچانک مصیبت نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اور جو صبح کے وقت تین مرتبہ یہ پڑھ لے تو شام تک اُسے کوئی بھی اچانک مصیبت نقصان نہیں پہنچائے گی۔

نوٹ: چوبیس گھنٹے اچانک مصیبت سے محفوظ رہنے کا یہ وظیفہ ہے۔

---

[1] صحيح سنن ابو داود: كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، حديث 5088
جامع الترمذي: كتاب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، حديث 3388

② دوسری نصیحت: یہ دعا کثرت سے پڑھنا:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾

ترجمہ: ”(الٰہی) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں سے ہوں۔“

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ، فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾ (سورۃ الانبیاء 88)

ترجمہ: ”مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کو یاد کرو! جبکہ وہ غصہ سے چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم انہیں نہ پکڑ یں گے۔ بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھے کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں سے ہوں (یعنی میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا)۔ پس ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔“

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اللہ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں:

﴿وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾

ترجمہ: اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔

کہ جب وہ مصیبتوں میں ہوں اور توبہ تائب ہوکر ہماری طرف رجوع کرتے ہوئے ہمیں پکاریں۔ اور خاص طور پر جب وہ مصیبت کی حالت میں اس دعا کے ذریعہ پکاریں۔

پھر ایک حدیث ذکر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ...﴾

ترجمہ: ''ذوالنون (یعنی یونس علیہ السلام) کی وہ دعاء جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ کے اندر کی تھی۔''

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾

جو مسلمان اپنے کسی بھی مقصد کے لئے ان کلمات کے ساتھ دعاء کرے گا تو اللہ تعالی اسے قبول فرمادے گا۔ (احمد، ترمذی)

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے (اپنی کتاب) ''الفوائد'' میں فرمایا ہے:

توحید جیسی کوئی ایسی نعمت نہیں جس سے دنیا کی شدتوں کو دور کیا جاسکتا ہو اور اسی لئے پریشانی کی دعا بھی توحید کے ذریعے ہے، اور مچھلی والے (سیدنا یونس علیہ السلام) کی جو دعا ہے، اگر کوئی بھی مصیبت زدہ شخص اس دعا کے ذریعہ اللہ سے مانگے تو اللہ توحید کی بدولت اس کی پریشانی ضرور دور فرمادیتا ہے۔

اور بڑی مصیبتوں میں ڈالنے والا شرک ہی ہے اور ان سے نجات دلانے والی توحید ہی ہے، لہٰذا یہی مصیبت کے وقت مخلوق کی پناہ گاہ، حفاظت کا ذریعہ، محفوظ قلعہ اور باعثِ مدد ہے۔ اور یہ اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔

③ تیسری نصیحت: مصیبت کی سختی سے پناہ مانگنا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ﴾

ترجمہ: اے اللہ! میں مصیبت کی سختی سے، تباہی تک پہنچ جانے سے، قضاء وقدر کی برائی سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔ (بخاری)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مصیبت کی سختی سے، تباہی تک پہنچ جانے سے، قضاء وقدر کی برائی سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگیں۔ (بخاری)

④ چوتھی نصیحت: گھر سے نکلنے کی دعا پر پابندی کرنا

سیدنا انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ کہے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

ترجمہ: ''اللہ کے نام کے ساتھ (میں گھر سے نکل رہا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور نہ گناہ سے بچنے کی ہمت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔''

تو اُسی وقت اُس سے کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت دے دی گئی، تیری طرف سے کفایت کردی گئی اور تجھے بچا لیا گیا، تو (یہ سن کر) شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے۔ اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے: اس آدمی پر تیرا بس کیسے چلے گا جسے ہدایت

دے دی گئی، جس کی طرف سے کفایت کردی گئی اور جسے بچا لیا گیا۔ (ابوداود)

⑤ پانچویں نصیحت: صبح و شام اللہ سے عافیت مانگنا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح و شام ان دعاؤں کو پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے:

﴿اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي، وَمَالِي. اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِيْنِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي﴾

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے اپنی دنیا و آخرت میں عافیت طلب کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین و دنیا، اہل و عیال اور مال میں عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری شرم گاہ کی ستر پوشی فرما، مجھے خوف و خطرات سے محفوظ فرما، میری حفاظت فرما میرے آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے اور اوپر سے۔ اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں اچانک اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں۔" (مسند احمد)

⑥ چھٹی نصیحت: کثرت سے دعائیں مانگنا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ﴾

ترجمہ: "تم میں سے جس کے لئے بھی دعا کا دروازہ کھول دیا گیا، اس کے لئے

رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے، اور اللہ سے جو چیزیں بھی مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ کو عافیت سے زیادہ محبوب کوئی بھی چیز نہیں ہے۔"

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یقیناً دعا ان امور میں فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکے ہیں اور ان میں بھی جو نازل نہیں ہوئے، لہٰذا اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔ (ترمذی)

7 ساتویں نصیحت: وباء کے مقامات سے دور رہنا

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے، اور جب وہ سرغ مقام پر تھے تو یہ خبر ملی کہ شام میں ایک وباء پھیل گئی ہے، اس موقعہ پر سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

اگر تم کسی زمین پر اس (وباء کے) بارے میں سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور اگر وہ (وباء) کسی ایسی جگہ آ جائے جہاں تم بھی ہو تو اس سے بھاگنے کے لئے وہاں سے نہ نکلنا۔ (بخاری و مسلم)

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کسی بیمار کو صحت مند کے پاس نہ لایا جائے۔ (بخاری و مسلم)

8 آٹھویں نصیحت: نیک اعمال اور اچھا برتاؤ کرنا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِيْ مَصَارِعَ السُّوْءِ وَالْآفَاتِ وَالْهَلَكَاتِ، وَأَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الْآخِرَةِ﴾

ترجمہ: نیک اعمال بُری اموات، آفتوں اور ہلاکتوں سے محفوظ رکھتے ہیں، اور دنیا

میں بھلائی والے ہی آخرت میں بھلائی والے ہیں۔ (رواہ الحاکم۔صحیح)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

بیماری کے کچھ بڑے علاج یہ ہیں کہ نیکی اور بھلائی کرنا، ذکر، دعا، رودھوکر مانگنا، اللہ سے گڑگڑا کر دعا کرنا اور توبہ کرنا۔

اور یہی امور بیماریوں کو دور کرنے اور شفا حاصل کرنے میں بہت مؤثر ہیں، اور یہ ادویات سے زیادہ عظیم ہیں، لیکن یہ نفس کے تیار ہونے، اسے قبول کرنے اور اس کے نفع کا یقین رکھنے کی مقدار کے مطابق ہے۔ (زادالمعاد)

⑨ نویں نصیحت: رات کا قیام کرنا

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللهِ تَعَالٰى، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ، وَتَكْفِيْرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ﴾

ترجمہ: ”قیام اللیل کو تھامے رکھو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ اور یقینا قیام اللیل اللہ کا قرب حاصل کرنے، گناہوں سے محفوظ رہنے، خطاؤں کے مٹانے اور بیماری کو جسم سے دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ (ترمذی واحمد۔صحیح)

⑩ دسویں نصیحت: برتن ڈھکنا اور تھیلی/مشکیزے کو ڈوری سے باندھنا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمار ہے تھے:

”غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ، لَا يَمُرُّ

بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ، أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ، إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ۔" (مسلم)

ترجمہ: "برتنوں کو ڈھکا کرو اور مشکیزہ کو باندھا کرو کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وباء نازل ہوتی ہے اور جو برتن ڈھکے ہوئے نہیں ہوتے، یا جو مشکیزے بندھے ہوئے نہیں ہوتے ان میں اس وباء کا کچھ حصہ داخل ہو جاتا ہے۔"

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ اُن حکمتوں میں سے ہے جن تک ڈاکٹروں کے علوم وفنون نہیں پہنچ سکتے۔ (زاد المعاد)

چند اختتامی نصیحتیں

1 ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ کے فضل کی امید کرتے ہوئے، اس کی عطاؤں کی خواہش رکھتے ہوئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے اپنے تمام معاملات اس (اللہ تعالی) کے سپرد کردے کیونکہ تمام معاملات اسی کے ہاتھ میں ہیں اور اسی کے نظم وضبط کے تابع ہیں۔

2 صبر اور اجر کی امید رکھتے ہوئے آنے والی مصیبتوں کا سامنا کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ اللہ تعالی نے اس شخص سے بڑے اجر وثواب کا وعدہ کیا ہے جو صبر کرتا ہے اور اجر کی امید رکھتا ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (الزمر:10)

ترجمہ: صبر کرنے والوں کو تو اُن کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّهُ كَانَ عَذَاباً يَبْعَثُهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللهُ تعالَى رحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُونِ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِراً مُحْتَسِباً يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلاَّ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ"۔ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''یہ ایک عذاب تھا، جسے اللہ تعالی جس پر چاہتا نازل کردیتا۔ البتہ ایمان

والوں کے لیے اللہ تعالی نے اسے رحمت بنا دیا۔لہٰذا جو شخص بھی طاعون کے مرض میں مبتلا ہوا اور صبر کے ساتھ اجر وثواب کی نیت رکھتے ہوئے وہ اپنے علاقے میں ہی اس یقین کے ساتھ مقیم رہا کہ اسے صرف وہی تکلیف پہنچے گی، جو اللہ نے اس کے لئے لکھ رکھی ہے، تو اسے شہید کے اجر کے برابر اجر ملے گا۔"

اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ایسے نیک اعمال اور بہترین اقوال کی توفیق عطا فرمائے جن سے وہ محبت کرتا اور راضی ہوتا ہے، یقینا وہ سچ فرماتا ہے اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

اور ہر قسم کی تعریف اکیلے اللہ کے لئے ہیں، اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر، اور صحابہ پر اللہ بے شمار رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔ (آمین)



موذی امراض سے پناہ کا نبوی وظیفہ!

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡبَرَصِ
وَالۡجُنُوۡنِ وَالۡجُذَامِ وَمِنۡ سَيِّئِ الۡاَسۡقَامِ

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برص (پھلبہری) سے، جنون (پاگل پن) سے، کوڑھ سے اور تمام موذی بیماریوں سے۔“

(صحیح ابوداؤد: 1554، سنن نسائی: 5495، مسند احمد: 13035)